© rasailojaraid.com

پریس ریلیز

(۱)

مدرسہ بورڈ کے ساتھ الحاق اور ۶ سوملین کی گرانٹ پروپیگنڈہ ہے، حضرت مولانا سلیم اللہ خان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر اور جامعہ فاروقیہ کے رئیس شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان نے انٹر مدرسہ بورڈ کو دینی مدارس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ قرار دیتے ہوئے اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے ساتھ جاری مذاکرات میں ایسے کسی مدرسہ بورڈ کے امکان کو مسترد کر دیا ہے۔ گزشتہ دنوں مختلف اخبارات انٹر مدرسہ بورڈ کے حوالے سے شائع ہونے والی خبر سے متعلق شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے حکومت کی جانب سے ۶۰۰ ملین کی گرانٹ ملنے کی خبر سے لاعلمی کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ بالکل غلط پروپیگنڈا ہے اور ڈس انفارمیشن کا حصہ ہے۔ حضرت صدر الوفاق نے فرمایا کہ ایسی من گھڑت خبریں مدارس مخالف لابی پھیلا رہی ہے تاکہ اس کے ذریعے سے ان مدارس کی ساکھ کو خراب کر کے سیکولرازم اور گلوبلائزیشن کی راہ ہموار کی جا سکے۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ وزیر مذہبی امور کو بطور سربراہ تسلیم کرنے کا مطلب مدارس کو حکومت کے ہاتھ بیچنا ہوگا جو ہم کسی بھی صورت میں قبول نہیں کریں گے اور ایسا کوئی قدم اُٹھا کر اتحاد تنظیمات اپنی طویل محنتوں پر خود ہی پانی نہیں پھیر سکتا۔ مدارس کی حریت اور آزادی پر ہم کسی بھی قسم کی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ انھوں نے مزید کہا کہ اخبارات نے بلاتحقیق یہ خبر چھاپ کر اہل مدارس کو بے جا تشویش میں مبتلا کیا ہے جو کہ انتہائی افسوسناک اور غیر ذمہ دارانہ حرکت ہے، انہیں تحقیق کے بغیر کوئی خبر نہیں چھاپنا چاہیے تھی۔

(۲)

۲۵ فروری ۲۰۰۵ء (ملتان)

''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری نے گذشتہ دنوں اخبارات میں شائع ہونے والی ''انٹر مدرسہ بورڈ'' کے قیام کی خبر کو من گھڑت اور بے بنیاد قرار دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ''وفاق المدارس'' نے حکومت کے ساتھ جاری مذاکرات میں اس قسم کے کسی بھی سرکاری بورڈ کے امکان کو مسترد کر دیا تھا اور حکومت پر واضح کر دیا تھا کہ مدارس کی حریت واستقلال کی ہر قیمت پر حفاظت کی جائے گی اور ان کے تعلیمی وانتظامی معاملات میں سرکاری مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حکومت نے ''وفاق المدارس'' کے مؤقف کو درست تسلیم کرتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ حکومت آئندہ ''وفاق ہائے مدارس'' کو اعتماد میں لیے بغیر کوئی قدم نہیں اُٹھائے گی، لیکن اچانک ''انٹر مدرسہ بورڈ'' کے قیام کی شرانگیز خبر کو قومی روزناموں میں شائع کر دیا گیا۔ ناظم اعلیٰ وفاق نے کہا کہ حکومت نے مدارس کو ۶۰۰ ملین گرانٹ دینے کا جو اعلان کیا ہے اسے پہلے ہی مسترد کیا جا چکا ہے اور پانچوں وفاقوں نے یہ متفقہ فیصلہ کیا ہے کہ جو مدرسہ سرکاری گرانٹ وصول کرے گا اس کا الحاق فی الفور ختم کر دیا جائے گا۔ مولانا نے ''انٹر مدرسہ بورڈ'' کی خبر کی اشاعت کو افسوس ناک، غیر ذمہ دارانہ حرکت اور ڈِس انفارمیشن کا حصہ قرار دیا۔

(۳)

۲۵ فروری ۲۰۰۵ء (ملتان)

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری نے بلتستان (شمالی علاقہ جات) کے دینی مدارس پر بعض شرپسندوں کی طرف سے کیے جانے والے حملوں کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ شیعہ لیڈر آغا ضیاء الدین کے قتل کی آڑ، لے کر ایک باقاعدہ طے شدہ منصوبہ کے تحت سکردو شہر میں واقع المرکز الاسلامی (اہل حدیث) اور مرکز الھدیٰ (اہلِ سنت) کو نشانہ بنایا گیا۔ دونوں مراکز میں ہزاروں افراد ہاتھوں میں گیس سلنڈر، تیل کے گیلن، پٹرول، کلہاڑے، پتھر لیے ہوئے اور پستول اور کلاشنکوف وغیرہ اسلحہ لہراتے ہوئے اور فائرنگ کرتے ہوئے گھس آئے اور دونوں مراکز کو شدید نقصان پہنچایا، جس سے لاکھوں روپے کی قیمتی اشیاء، گاڑیاں، فرنیچر، میڈیا کے آلات، تفسیر وحدیث کی نادر وبیش قیمت کتب اور قرآن کریم کے نسخے جل کر خاکستر ہو گئے۔ انھوں نے کہا کہ حکومتی رپورٹوں میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ شیعہ لیڈر آغا ضیاء الدین کے قتل میں کسی اہلِ سنت یا اہلِ حدیث کا ہاتھ نہیں تھا بلکہ قاتل کی شناخت غیر مقامی فرد کے طور پر ہوئی۔ تو اس صورت میں بے گناہ لوگوں کو کیوں نقصان پہنچایا گیا؟ اور حکومت نے بے گناہ اہلِ سنت والجماعت کے اداروں اور املاک کی حفاظت سے مجرمانہ غفلت کیوں کی؟

مولانا نے کہا اسکردو کے اہلِ سنت اور اہلِ حدیث مکاتب فکر کے عوام کو اسکردو کی انتظامیہ، پولیس اور ناردرن اسکاؤٹس پر اعتماد نہیں رہا۔ وہ اپنی عزت وآبرو اور مال وجان کو غیر محفوظ تصور کرتے ہیں۔ اس صورت میں صرف پاک آرمی ہی انہیں تحفظ کا احساس دلا سکتی ہے۔ لہٰذا وہاں کے سنّی عوام کی حفاظت کے لیے پاک فوج کو مامور کیا جائے۔ مولانا نے کہا کہ اہلِ سنت اور اہلِ حدیث کے جن مراکز کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا ہے وہ باقاعدہ رجسٹرڈ ادارے اور ''وفاق المدارس العربیہ'' اور ''السّلفیہ'' سے ملحق ہیں۔ اور دور دراز کے علاقوں میں دینی رفاہی اور علاقائی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ اس علاقے کے علماء کرام، عمائدین اور معززین اپنے حالات سے صدرِ پاکستان اور وزیر اعظم کو مطلع کرنے کے لیے کئی دن اسلام آباد میں مقیم رہے مگر متعلقہ حلقوں نے ان کی بات سننا تک گوارا نہیں کی۔ مولانا نے مطالبہ کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ اہلِ سنت اور اہلِ حدیث کے دونوں مرکزوں کے نقصانات کا فوراً معاوضہ ادا کیا جائے اور حکومت آئندہ بلتستان کے سنی عوام کے تحفظ کو یقینی بنائے۔

مولانا نے کہا کہ ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' عنقریب اپنا وفد شمالی علاقہ جات بھیجے گا جو وہاں کی صورتِ حال کا جائزہ لے کر اپنی تفصیلی رپورٹ ''وفاق'' کو دے گا۔ اس رپورٹ کی روشنی میں آئندہ مشترکہ لائحہ عمل کا فیصلہ کیا جائے گا۔

(۴)

۲۵ فروری ۲۰۰۵ء (ملتان)

جامعہ خیر المدارس کے مہتمم اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا ہے کہ دینی مدارس مسلمانوں کے ایمان، علمی وراثت اور عبادات میں ان کے تشخص اور پہچان کو قائم رکھنے کے لیے اپنی مدد آپ کے تحت جاری کیے گئے تھے۔ جن اعلیٰ مقاصد کے لیے یہ ادارے قائم ہوئے ہیں اُن مقاصد میں مدارس سو فی صد کامیاب ہیں۔ انھی مقاصد کے بار آور ہونے کا یہ نتیجہ ہے کہ آج یہ مدارس مغرب اور اس کے ہم نوا حکمرانوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ انھوں نے صدر پرویز مشرف کے اس بیان کو قطعی بے بنیاد قرار دیا کہ بعض مدارس ڈالر لے کر دہشت گردوں کی مدد کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہم نے صدر مشرف صاحب سے متعدد ملاقاتوں میں یہ درخواست کی ہے کہ آپ مدارس کے بارے میں مبہم بیانات دے کر قوم کو تشویش اور کنفیوژن میں مبتلا کرنے سے احتراز کریں۔ اگر کسی مدرسہ کی طرف سے قانون شکنی کے ثبوت آپ کے پاس موجود ہیں تو انہیں قوم کے سامنے پیش کریں تاکہ سچ اور جھوٹ کا فیصلہ ہو سکے۔

مولانا نے کہا کہ بسنت کا اعتدال پسندی سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ ایک ہندوانہ تہوار ہے جو بدقسمتی سے پاکستان میں ایک خونی کھیل کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ صدرِ مملکت نے بسنت کی وکالت کر کے ان لوگوں کے زخموں سے پر نمک پاشی کی ہے جن کے عزیز واقارب اور معصوم بچے اس سال خونی کھیل کی بھینٹ چڑھ گئے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ صدرِ مملکت کے اس بیان سے کہ ''جو لوگ خواتین کو نیکروں میں نہیں دیکھ سکتے وہ اپنی آنکھیں اور ٹی وی بند کر دیا کریں'' کروڑوں مسلمانوں کی دل شکنی ہوئی ہے۔ عورت کے جسم کا مستور ہونا شریعت اسلامیہ کا ایسا حکم ہے جس پر آج تک کبھی دو رائے نہیں ہوئیں۔ اس کے برعکس مغرب بے حیائی، فحاشی اور عریانی کا علمبردار ہے۔ نام نہاد ترقی پسند اور روشن خیال پاکستان جیسی اسلامی نظریاتی ریاست کو بھی فحاشی وعریانی کے سیلاب میں ڈبونا چاہتے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام ابھی تک اتنے بے غیرت نہیں ہوئے ہیں کہ وہ اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو نیکروں میں دیکھیں اور اُن کی عزت وناموس کی حفاظت نہ کر سکیں۔

اُنھوں نے کہا کہ ہم صدرِ مملکت سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے منصب کا لحاظ کرتے ہوئے اسلامی شعائر پر ناوک اندازی سے احتراز فرمائیں۔ اُنھوں نے کہا کہ برصغیر ہی نہیں، ان شاء اللہ پورے عالم اسلام کی باحمیت خواتین مغرب کی مادر پدر آزاد بے راہ روی کو کبھی اختیار نہیں کریں گی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۵)

۲۵ فروری ۲۰۰۵ء (ملتان)

جامعہ خیر المدارس کے مہتمم اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا ہے کہ آغا خان تعلیمی بورڈ کا قیام پاکستان کی نظریاتی اساس کو منہدم کرنے، یہاں کے اسلامی معاشرہ کو مغربیت کے زہر سے مسموم کرنے اور اہلِ پاکستان سے ان کے دینی تشخص کو چھیننے کی امریکی مہم کا حصہ ہے۔ حال ہی میں آغا خان بورڈ کی طرف سے بارہ سے چودہ سال تک کے بچوں اور بچیوں سے جو فحش جنسی سوالات کیے گئے ہیں وہ اس ثبوت کے لیے کافی ہیں کہ اس کا مقصد قوم کو شرم وحیا اور شرافت اور غیرت جیسی انسانی صفات سے محروم کرنا ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ پنجاب کے وزیر تعلیم قبل ازیں یہ کہہ چکے ہیں کہ ہم درس گاہوں کو رقص گاہیں نہیں بننے دیں گے اور پورے پنجاب میں سرکاری وغیر سرکاری اسکول وکالج آغا خان بورڈ سے الحاق نہیں کر سکیں گے۔ اسی طرح وزیر اعلیٰ پنجاب جناب پرویز الٰہی صاحب نے کہا کہ ہم اپنے اسلامی کلچر اور نصاب میں کسی قسم کی عریانیت شامل نہیں ہونے دیں گے، جب کہ وفاقی وزیر تعلیم سمیت بعض دیگر ارکانِ حکومت اس کے حق میں دفاعی بیانات دے رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آغا خان تعلیمی بورڈ کے ذریعے پاکستان کے نظامِ تعلیم کو ہائی جیک کر کے لادینیت اور سیکولرازم کی طرف لے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

مولانا نے کہا کہ وفاقی وزیر تعلیم جناب جاوید اشرف قاضی کو یہ حقیقت پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ پاکستانی قوم اسلامی معاشرت وروایات پر کسی قسم کی سودے بازی کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوگی اور ہر اس قول وعمل کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی جو قوم کے نظریاتی تشخص کو داغ دار کرنے کا باعث ہوگا۔ مولانا نے کہا کہ جس طرح حکومت نے عوامی اعتراضات کے پیشِ نظر متنازع سوال نامہ کی تقسیم روک دی ہے اسی طرح وہ متنازع آغا خان بورڈ کے منصوبے کو بھی ختم کرنے کا واضح اعلان کرے۔

﴿محمد حنیف جالندھری﴾

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بخل ایک عذاب

حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ کہتے ہیں ''اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ اللہ جب کسی قوم کو سزا دینا چاہتا ہے تو ان کے بدترین لوگوں کو ان کا حکمران بنا دیتا ہے اور ان کی معیشت اور کاروبار پر بخیلوں کو مسلط کر دیتا ہے۔ حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بخیل کی طرف دیکھنے سے دل میں قساوت پیدا ہوتی ہے اور اس کی ملاقات سے مومن کا دل غمگین ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی بہن ام البنین رحمہما اللہ کا قول ہے ''بخل اور بخیل سے اللہ کی پناہ! اگر بخل قمیص ہوتا تو میں اسے کبھی نہ پہنتی اور اگر وہ کوئی راستہ ہوتا تو اس پر کبھی نہ چلتی۔ (احیاء علوم الدین)

© rasailojaraid.com